

* فوری اشاعت کے لیے *

نابالغ افراد سے متعلق کیسز میں اضافہ بچوں کی آن لائن حفاظت کے
سنگین بحران کی نشاندہی: ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن ہیلپ لائن رپورٹ

2025

(DRF) لاہور، پاکستان — 14 اپریل 2026 — ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن
نے اپنی فلیگ شپ، متاثرین پر مرکوز ڈیجیٹل سیکیورٹی ہیلپ لائن کی
2025 کی سالانہ رپورٹ جاری کر دی ہے، جس میں نابالغ افراد سے متعلق
کیسز میں تشویشناک اضافہ، سائبر ہراسانی میں مسلسل اضافہ، اور پاکستان
بھر میں انصاف تک رسائی میں اہم رکاوٹوں کا انکشاف کیا گیا ہے۔

2025 میں ہیلپ لائن کو 3,012 نئی شکایات موصول ہوئیں، جبکہ 776
اضافی فالو اپ کیسز بھی سامنے آئے۔ اوسطاً متاثرین نے ماہانہ 250 کیسز
رپورٹ کیے، جن میں 2,586 سائبر ہراسانی کے واقعات شامل ہیں۔ اس
طرح 2016 میں ہیلپ لائن کے آغاز سے لے کر اب تک موصول ہونے
والے کیسز کی مجموعی تعداد 23,032 ہو گئی ہے۔

رپورٹ کے مطابق 2024 میں 51 فیصد اضافے کے بعد 2025 میں نابالغ
افراد سے متعلق کیسز میں مزید 28 فیصد اضافہ ہوا، جو 2024 کے 124
کیسز سے بڑھ کر 2025 میں 159 تک پہنچ گئے۔ خاص طور پر 6 سے 9
سال کی عمر کے بچوں سے متعلق کیسز انتہائی تشویشناک ہیں، جو کل
شکایات کا اگرچہ ایک چھوٹا حصہ (0.23 فیصد) ہیں، مگر انہیں آن لائن
گرومنگ، جنسی استحصال، اور ڈیجیٹل استحصال جیسے سنگین خطرات کا
سامنا ہے۔ یہ اضافہ بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل رسائی اور ناکافی حفاظتی اقدامات
کے باعث بچوں کی حفاظت کے گہرے ہوتے بحران کی نشاندہی کرتا ہے۔
ڈی آر ایف نے ان خطرات سے نمٹنے کے لیے والدین کی نگرانی،
اسکولوں میں ڈیجیٹل خواندگی، اور بچوں کے تحفظ کے مؤثر نظام کی
فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔

18 سے 30 سال کی عمر کے افراد نے مجموعی شکایات کا 51.3 فیصد حصہ ڈالا، جو ان کی ڈیجیٹل سرگرمی اور رپورٹنگ کے طریقہ کار سے آگاہی کو ظاہر کرتا ہے۔ خواتین بدستور آن لائن بدسلوکی کا زیادہ شکار رہیں، جنہوں نے 1,709 کیسز رپورٹ کیے، جبکہ مردوں کی جانب سے 1,279 کیسز رپورٹ ہوئے۔ خواتین نے ٹیکنالوجی کے ذریعے ہونے والے تشدد کی تمام بڑی اقسام—بشمول بغیر رضامندی کے نجی تصاویر کا پھیلاؤ (این سی سی آئی آئی)، بلیک میلنگ، اور سیکسٹورشن — میں زیادہ شرح رپورٹ کی۔ مردوں نے صرف مالی فراڈ کے کیسز میں زیادہ تعداد رپورٹ کی (469 کیسز بمقابلہ خواتین کے 203 کیسز)۔ ہیلپ لائن کو کمزور اور زیادہ خطرے سے دوچار گروہوں سے بھی نمایاں تعداد میں کیسز موصول ہوئے، جن میں 159 نابالغ، 94 صحافی اور میڈیا ورکرز، 52 انسانی حقوق کے کارکنان، اور 24 مذہبی و نسلی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار ڈیجیٹل تشدد اور پیشہ ورانہ، سماجی اور شناختی بنیادوں پر موجود کمزوریوں کے باہمی تعلق کو واضح کرتے ہیں۔

پاکستان میں رپورٹ ہونے والے کیسز میں پنجاب کا حصہ 69.5 فیصد رہا، جو آبادی کے حجم اور رپورٹنگ کے بہتر نظام تک رسائی دونوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے برعکس بلوچستان (3 فیصد)، آزاد کشمیر (0.6 فیصد)، اور گلگت بلتستان (0.26 فیصد) میں رپورٹنگ کی شرح نمایاں طور پر کم رہی، جو آگاہی، انفراسٹرکچر اور رسائی میں مسلسل خلا کو ظاہر کرتی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہیلپ لائن کو بین الاقوامی سطح پر بھی 20 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا، جہاں 2025 میں چھ براعظموں کے 30 ممالک سے 75 شکایات موصول ہوئیں، جبکہ 2024 میں یہ تعداد 25 ممالک تک محدود تھی۔

رپورٹ میں جنریٹو مصنوعی ذہانت (اے آئی) کو آن لائن تحفظ کے لیے ایک ابھرتا ہوا خطرہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

ڈی آر ایف کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر نگہت داد کے مطابق:

ہم ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں جہاں (اے آئی) تیزی سے نقصان کو بڑھا رہی ہے۔ دنیا بھر میں تقریباً ہر چار میں سے ایک خاتون پہلے ہی (اے آئی) سے ممکن ہونے والی بدسلوکی کا سامنا کر رہی ہے، جبکہ ہمارے اپنے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ کم عمر افراد، حتیٰ کہ چھ سال کے بچوں تک سے متعلق کیسز میں 28 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ خطرے کی گھنٹی ہے۔ جب نئی ٹیکنالوجیز کمزور حفاظتی نظام کے ساتھ ملتی ہیں تو اس کی قیمت خواتین اور بچے ادا کرتے ہیں۔ فوری اقدامات کے بغیر ہم ایک ایسے مستقبل کو معمول بنا رہے ہیں جہاں بدسلوکی خودکار، وسیع اور فرار سے زیادہ مشکل ہو جائے گی۔

اہم سوشل میڈیا پلیٹ فارمز بدستور آن لائن بدسلوکی کا مرکز ہیں؛ 2025 میں واٹس ایپ، فیس بک، اور انسٹاگرام مجموعی کیسز کے 53 فیصد میں شامل رہے، جو 2024 کے 57.4 فیصد سے کم ہے۔ صرف واٹس ایپ کا حصہ 34 فیصد رہا، جو نجی اور اینکر پیڈ پلیٹ فارمز سے وابستہ بڑھتے خطرات کو ظاہر کرتا ہے۔ "غائب ہونے والے پیغامات" اور "ویو ونس" جیسے فیچرز شواہد کے حصول اور احتساب میں رکاوٹ بنتے رہتے ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ سائبر ہراسانی کے 79 فیصد کیسز قانونی کارروائی کے لیئے (این سی سی سی آئی آئی) کو بھیجے جانے کے باوجود انصاف تک رسائی شدید طور پر محدود ہے۔ صرف 51 فیصد کیسز ایسے شہروں سے رپورٹ ہوئے جہاں فعال سائبر کرائم دفاتر موجود ہیں، جس کے باعث بہت سے متاثرین کو طویل فاصلے طے کرنا پڑتے ہیں۔ ایسے شہروں سے 892

شکایات موصول ہوئیں جہاں (این سی سی سی آئی آئی) کے دفاتر موجود نہیں،

جہاں جو نظامی سطح پر رسائی کے مسائل کواجاگر کرتا ہے۔ اگرچہ آن لائن شکایتی پورٹلز موجود ہیں، مگر ان میں اکثر ذاتی طور پر تصدیق لازمی ہوتی ہے، جو خاص طور پر دیہی اور دور دراز کے علاقوں کے متاثرین کے لیے بڑی رکاوٹ بنتی ہے۔ جیسا کہ

ڈی آر ایف کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر نگہت داد کہتی ہیں:

"ادارہ جاتی غیر یقینی کے باوجود ہم ٹیکنالوجی کے ذریعے ہونے والے نقصانات کا سامنا کرنے والے افراد کے لیے ہیلپ لائن کو ایک سہارا بنائے رکھنے کے لیے پُر عزم رہے ہیں۔ ہمارا کردار صرف تکنیکی رہنمائی اور پلیٹ فارم سپورٹ فراہم کرنا نہیں بلکہ ہمدردی، وضاحت، اور تحفظ کے راستے فراہم کرنا بھی رہا ہے۔"

ادارہ جاتی خامیوں کے جواب میں ڈی آر ایف نے 2025 میں اپنی قانونی معاونت کو وسعت دی، جس کے تحت 143 کیسز میں قانونی ٹیم کے ذریعے مدد فراہم کی گئی، 30 عدالتی اور (این سی سی آئی آئی) دفاتر کے دورے کیے گئے، اور 68 متاثرین کو ذاتی طور پر معاونت فراہم کی گئی۔

رپورٹ کا اختتام فوری سفارشات پر ہوتا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں

(LEAs) کے لیے ضروری ہے کہ وہ تکنیکی صلاحیت کو مضبوط

بنائیں، نابالغوں کے لیے رپورٹنگ کے نظام کو بہتر کریں، اور نفسیاتی معاونت کی خدمات کو شامل کریں۔ اسی طرح پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ ڈیٹا تحفظ کے قوانین کو مضبوط کریں اور ملک گیر ڈیجیٹل خواندگی کے اقدامات میں سرمایہ کاری کے ذریعے ڈیجیٹل صنفی خلیج کو کم کریں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو بھی چاہیے کہ وہ قابل اعتماد شراکت داروں کی رپورٹس کو ترجیح دیں، رپورٹنگ ٹولز کو بہتر بنائیں، اور مقامی تناظر کے مطابق (اے آئی) ماڈریشن کو مؤثر بنائیں۔

ڈیجیٹل سیکورٹی ہیلپ لائن سے اس کے ٹول فری نمبر 0800-39393،

ڈی آر ایف کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، اور ای میل

[helpdesk@digitalrightsfoundation.pk]

کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔